کتاب الحج

حج کا لغوی اور شرعی معنی

لغت میں حج کسی شے کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں عبادت کیلئے بیت اللہ کے قصد کو حج کہتے ہیں۔

مفہوم:- لغوی یہ ہے کہ کسی معظم چیز کا قصد کرنا۔

2798 - 91 :-

(1) ان احادیث سے معلوم ہوا محرم کیلئے کسی چیز سے سر ڈھانپنا جائز نہیں۔
کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پٹی باندھی تو فدیہ لازم ہوگا۔

(2) موزوں کی نفی سے معلوم ہوا کہ ٹانگ کو چھپانے والی کوئی بھی چیز مثلاً جراب وغیرہ نیز اسی طرح سے دستانے، کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز نہیں۔
البتہ خوشبو والے سیب پھل وغیرہ استعمال کر سکتا ہے سلے ہوئے کپڑے کی ممانعت یا تو تواضع کی وجہ سے ہے اور دو چادروں کا حکم یہ کفن سے مشابہت رکھتا ہیں اس لیے۔

خوشبو لگانے کی ممانعت:-

خوشبو اشتہا پیدا کرتی ہے اور زیب و زینت حج کی تواضع کے خلاف ہے

نیز خوشبو لگانے کے علاوہ، بالوں کو کاٹنا، ناخن کاٹنا بالوں کو تیل لگانا، سر اور چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں

من لم یجد نعلین فلیلبس

جس کو چادر نہ ملے وہ شلوار پہن سکتا ہے لیکن **امام مالک** نے اس سے منع کیا ہے

امام شافعی نے چادر نہ ملنے کی صورت میں شلوار پہن سکتا ہے۔

اور چادر ملنے کی صورت میں شلوار کو اتارنا لازم ہے ورنہ فدیہ

اگر چادر نہ ملے تو شلوار کو کاٹ کر چادر کی طرح کرنا لازم ہے ورنہ دم لازم آئے گا۔ **احناف کا موقف**

خوشبو لگانے کا حکم:-

خوشبو لگائی چاہے بھولے سے ہو یا جان بوجھ کر

امام شافعی:-

اس پر کفارہ نہیں

آئمہ ثلاثہ:-

فدیہ لازم آئے گا۔

عمرہ سنت ہے یا فرض:-

امام اعظم اور انکے اصحاب اور امام مالک کے نزدیک

Scanned with CamScanner

(عمرہ واجب ہے)

امام شافعیؒ کے نزدیک فدیہ لازم آئیگا۔

واتموا الحج والعمرۃ للہ (پس حج اور عمرے کو اللہ کی رضا کیلئے پورا کرو)

امام احمد کے دو قول ہے

1 واجب 2 واجب نہیں سنت

احناف کا جواب:-

اس آیت میں اتموا سے مراد عمرہ شروع کرنے کے بعد پورا کرنا لازم ہے۔

حج فرض ہوا ہے فورا یا تاخیر سے مذاہب آئمہ

امام یوسف و شافعی :- تاخیر سے واجب ہوتا ہے۔ اتنی تاخیر نہ ہو کہ حج کے رہ جانے کا اندیشہ ہو۔

امام اعظم و مالک :- کے نزدیک استطاعت کے بعد حج فورا واجب ہو جاتا ہے۔ یعنی جس پر حج فرض ہو اس کیلئے حج کرنا ممکن ہو تو فوراً حج کرنا فرض ہے

باب مواقیت الحج

حدیث مبارکہ ۲:- جن احادیث میں ۴ میقات کا ذکر ہے تو انھیں ۵ کا علم نہ تھا اور جن میں ۵ کا ذکر ہے تو انکو علم تھا جو روایت کر رہا تھا ویسے ۵ ہی مقرر ہے۔

میقات کا لفظ وقت سے ماخوذ ہے اصطلاح میں حج و عمرہ کا ارادہ کرنے والے کیلئے احرام باندھنے کی آخری حد کو میقات کہتے ہیں۔

حالت احرام میں میقات سے گزرنا...

امام شافعی:- صرف حج و عمرہ کا ارادہ کرنے کیلئے احرام کی پابندی ہے اگر تجارت یا کسی اور کام کیلئے تو ضروری نہیں

امام مالک:- جس کو بار بار مکہ میں داخل ہونے کی اس پر احرام باندھنا ضروری نہیں اگر ضرورت نہ پڑھتی ہوں تو اس صورت میں احرام واجب و مستحب ہے

امام احمد:- جو شخص مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ نہ رکھتا ہوں احرام کے بغیر گزر سکتا ہے اگر ارادہ رکھتا ہوں اور بار بار ضرورت کی بناء پر ہے پھر احرام ضروری نہیں

امام اعظم:- جو مکہ میں آنے کا ارادہ رکھے اس کیلئے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں خواہ اسکا ارادہ کوئی بھی ہو یا کوئی میقات میں رہتا ہوں وہ ضرورت کی بنا پر احرام کے بغیر آسکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مواقیت

اھل نجد: قرن — اھل مدینہ: ذو الحلیفۃ
اھل شام: جحیفۃ — اھل عراق: عرق

اقسام میقات

میقات مکانی — میقات زمانی
ذوالحج و ذوالقعد
شوال

باب تلبیۃ ... ووقتھا

اھلال کی تعریف:

چاند کو دیکھ کر بلند آواز سے چلانے
کو تلبیہ کہتے ہیں
بلند آواز سے تلبیہ کہنے کو اھلال کہتے ہیں۔
پیاس سے پہلے قطرے اور بچے کی پہلی آواز کو اھلال
کہتے ہیں۔
اہل بل بچ بھی اسی لفظ سے ماخوذ ہے علامہ ابن اثیر لکھتے
ہیں بلند آواز سے تلبیہ کہنے کو اہلال کہتے ہیں۔
اصطلاح احرام باندھتے وقت بلند آواز سے تلبیہ
کہنے کو اھلال کہتے ہیں۔
چاند کو اھلال اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے دیکھ کر آواز
بلند کی جاتی ہے۔

مذاہب آئمہ:- تمام مسلمان کا اتفاق ہے تلبیہ شروع ہے حکم میں اختلاف ہے

امام شافعی فرماتے ہیں کہ سنت ہے تلبیہ صحت حج کیلئے نہ شرط واجب نہ اور نہ لازم ہوگا حج درست ہوگا۔
بعض شوافع نے تلبیہ شرط ہے حج کی صحیح قول امام شافعی کا الٹی ہے۔

امام مالک:- یہ واجب نہیں لیکن تلبیہ ترک کرنے سے دم آئے گا اور حج درست ہوگا۔

امام مالک و شافعی:- یہ کہتے ہیں کہ حج دل کی نیت سے منعقد ہوجاتا ہے اور تلبیہ کے الفاظ کہنا ضروری نہیں جیسکہ فقط نیت سے منعقد ہوجاتا ہے

امام اعظم:- بغیر تلبیہ کہے یا ہدی قربانی کا جانور بھیجے حج منعقد نہیں ہوتا
نیز تلبیہ میں یہ الفاظ مخصوصہ کہنے شرط نہیں بلکہ تلبیہ کے معنی ہیں جو تسبیح اور تہلیل کے کلمات ہیں۔ وہ بھی کہے جا سکتے ہیں
جیسکہ ان نزدیک نماز کی تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کہنا شرط نہیں بلکہ تسبیح اور دوسرے اذکار جو اللہ تعالٰی کی بڑائی پر دلالت کریں وہ بھی اللہ اکبر کے قائم مقام ہیں۔

Scanned with CamScanner

باب بیان أن الأفضل ... التلبیۃ عقب الصلاۃ

تلبیہ کے احکام و اوقات: تلبیہ بلند آواز سے کہے
لیکن عورت نہیں کہے گی بلند آواز
جب محرم کا حال بدلے تو تلبیہ بکثرت کہے 3 بار
سے زیادہ کہنا مستحب ہے۔
اسکے بعد درود پاک پڑھے
پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے اپنے مسلمانوں کیلئے
مانگے۔
اچھی چیز دیکھے تو تلبیہ کہے۔
منیٰ و جمرات و طواف کیلئے تلبیہ پڑھنا مستحب
ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احرام باندھنے میں صحابہ کے اختلاف کی وجہ:-

آپ نے صرف 1 حج کیا صرف اسی وجہ سے صحابہ میں
اختلاف ہوا جب حج کیلئے تشریف لے گئے مسجد میں
2 رکعت مسجد الحنفیہ میں پھر اسی مسجد میں تلبیہ پڑھ
کر احرام باندھ لیا لوگوں نے سنا پھر آپ اونٹنی پر سوار
ہوئے آپ نے تلبیہ پڑھا اس وقت لوگوں نے سمجھا آپ
نے اس وقت احرام کی نیت کی ہے اس وجہ سے
اختلاف ہوا کیونکہ لوگ گروہ در گروہ آرہے تھے۔
پھر جب شرف البیداء پر پہنچے!
تو آپ نے تلبیہ کہا اور لوگ جو اس وقت وہاں

Scanned with CamScanner

پہنچے تھے انھوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے شرف البیداء پہ احرام کی نیت کی ہے۔

آپ نے احرام کی نیت اس جگہ کی تھی جہاں آپ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

یہی قول امام ابو حنیفہ کا قول ہے امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعی:- مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنے کے جب اونٹنی پہ سوار ہو اس وقت احرام باندھتے

امام ابو حنیفہ:- مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد اور اٹھنے اور اونٹنی پہ سوار ہونے سے پہلے احرام باندھتے۔

رکن یمانی کی تعظیم کی وجہ:-

ایک رکن یمانی ہے

اور دوسرا وہ رکن ہے جس میں حجر اسود رکھا ہوا ہے اور ان دونوں کو رکن یمانی تغلیباً کہا جاتا ہے

جیسے چاند اور سورج کو قمرین اور ماں اور باپ کو ابوین کہا جاتا ہے۔

باقی دو رکن حطیم کے پاس ہیں ان کو شامیین کہا جاتا ہے۔

یمانیین حضرت ابراہیم کی قائم کردہ بنیادوں پہ ہیں اس لیے ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

باب استحباب الطیب قبیل ...

احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانے میں مذاہب آئمہ

حضرت عائشہ کی یہ روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور کھولنے کے بعد آپ کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ احرام کے ارادہ کے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے۔ اور اگر احرام باندھنے کے بعد بدن سے وہ خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا حرام ہے

⇐ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ام المومنین عائشہ، تابعین کی اکثریت اور جمہور فقہاء اور محدثین اس کے قائل ہیں۔

⇐ امام اعظم، امام شافعی، امام ابو یوسف بھی اس بات کے قائل ہیں۔

⇐ بعض صحابہ امام محمد تابعین کے نزدیک احرام سے قبل بھی خوشبو لگانا جائز نہیں۔

محرم کیلئے پھول سونگھنے میں مذاہب اربعہ:-

اس میں دو قول ہیں

1 پھول سونگھنا جائز ہے

دلیل:- روایت ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا آیا محرم کا پھول سونگھنا جائز ہے انھوں نے فرمایا ہاں وہ پھول سونگھ سکتا ہے

2 پھول سونگھنا جائز نہیں

اور یہ صحیح قول ہے کہ پھول سونگھنا محرم کیلئے حرام ہیں اگر ایسا کیا تو فدیہ واجب ہے۔

<= حضرت ابن عمر اور امام ابو حنیفہ، امام مالک کا یہی قول ہے الا یہ کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ فدیہ واجب نہیں کرتے۔

<= **امام احمد** پھول سونگھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

باب تحریم الصید...

امام شافعی، مالک، و احمد:-

محرم کیلئے شکار کے جانور کا مالک ہونا حرام ہے اگرچہ ہبہ اور بیع کے ذریعے وہ خود شکار کرے یا اس کیلئے کیا جائے یا اس کی اجازت سے کرے تو وہ شکار اس پر حرام ہے بلکہ محرم اپنے لیے

شکار کرے اور اس میں محرم کی نیت یا قصد کرے تو وہ محرم کو ہبہ کرے یا بیع کرے تو جائز ہے۔

احناف:- جب محرم کی مدد نہ ہو تو محرم کیلئے شکار حرام نہیں ہے خواہ غیر محرم نے محرم کیلئے شکار کیا ہو۔

ج ایک جماعت کے نزدیک مطلقاً جائز نہیں ہیں۔

دلیل آیت مبارکہ:-

"خشکی کا شکار تم پر حرام کر دیا گیا"

آئمہ ثلاثہ کی دلیل:-

مفہوم حدیث حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے تم اس کا شکار نہ کرو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے

Scanned with CamScanner

ما يندب للمحرم و غير قتله من الدواب...

اس بات میں اتفاق ہے کہ ان پانچ جانوروں کو مارنا جائز ہے۔

صفت میں اختلاف ہیں۔

امام شافعی:۔

اس جانور کا کھانا حلال نہ ہو اور اسے قتل کرنے پر فدیہ بھی لازم نہ آئے گا۔

امام مالک:۔

وہ صفت ایذا ہے لہذا ہر موذی جانور کو قتل کرنا محرم کیلئے جائز ہے۔

امام احمد بن حنبل:۔

محرم چیل کوے بچھو اور کاٹنے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے اور ہر اس جانور کو قتل کر سکتا ہے جو اس پر حملہ آور ہو۔

امام اعظم:۔

اگر محرم پر درندہ حملہ کرے تو اسکو قتل کر سکتا ہے آقا علیہ الصلوۃ السلام نے پانچ موذی جانور کو مستثنی کر دیا۔

نیز جن کا ذکر احادیث میں ہے انہیں حرم میں محرم قتل کر دے تو فدیہ نہ ہوگا۔

اگر غیر محرم بھی حرم میں قتل کر دے تو فدیہ نہ ہوگا

ان جانوروں کو فاسق کہنے کی وجہ:-

کلام عرب میں فسق خروج کو کہتے ہیں اور گنہگار کو فسق اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اللہ کے احکام کی اطاعت سے نکل جاتا ہے اور یہ جانور ایذا پہنچانے اور فساد پھیلانے کی وجہ سے عام چوپاؤں سے نکل گئے اس وجہ سے ان کو فاسق کہا جاتا ہے۔

کوا:- اونٹ وغیرہ کی پشت اور آنکھوں میں ٹھونگے مارتا ہے اس لیے اسکو فاسق کہتے ہیں۔

چیل:- یہ گوشت اچک کر لے جاتی ہے

سانپ اور بچھو:- یہ ڈنک مارتے ہیں

چوہا:- یہ کھانا چراتا ہے اور کھانا خراب کرتا ہے

کاٹنے والا کتا:- یہ لوگوں کو زخمی کرتا ہے

الغراب الابقع:- سیاہ اور سفید کوا

بعض نے کہا اس کا پیٹ اور پیٹھ سفید ہوتا ہے

بعض نے کہا یہ کھیتوں میں پایا جاتا ہے اور خراب کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ عام کوا ہے

ان آیات اور احادیث کی روشنی میں پتہ چلا کہ اگر کسی محرم کے سر پر تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے کر سر کے بال منڈوا سکتا ہے۔

کسی وجہ سے بدن کے بال مونڈھنے پر حکم:-

آئمہ اربعہ کے نزدیک محرم بدن کے بال کو ضرورت کے ساتھ مونڈوا سکتا ہے۔ فدیہ دے کر

اگر محرم غیر محرم کا سر مونڈھ دے:-

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک کسی پر فدیہ نہیں۔

امام اعظم:

ان کے نزدیک فدیہ واجب ہوگا ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ:- آئمہ ثلاثہ کے نزدیک 6 مسکینوں کو 3 صاع صدقہ کیا جائے گا۔ خواہ وہ کھجور، جو، گندم ہو ہر مسکین کو آدھا آدھا ملے گا۔

امام اعظم: جب 3 صاع کو 6 کو تقسیم ہو اس سے مراد گندم ہے اور اگر جو یا کھجور دینی ہے تو یہ ایک مسکین کو ایک ہی ملے گی۔

یعنی 6 صاع دیا جائے گا۔
اور تین روزے حرم یا غیر حرم کسی بھی جگہ رکھے جا سکتے ہیں
احناف کے نزدیک قربانی حرم میں کرے گا۔ اور روزوں اور صدقے میں اختیار ہے
امام مالک تینوں باتوں میں اختیار ہے۔
امام شافعی فرماتے ہیں قربانی اور صدقہ حرم میں کرے گا روزوں میں اختیار ہے۔

باب جواز الحجامۃ للمحرم

ضرورت کی بناء پر محرم کیلئے پچھنے لگوانے کے جواز میں تمام آئمہ متفق ہے۔
اگر بال کٹ جائے تو فدیہ دینا ہوگا۔
اگر محرم بلا ضرورت پچھنے لگوائے اور بال نہ کٹے تو فدیہ لازم نہ آئے گا۔ اور یہ جائز ہے
اور اگر بال کٹ جائے تو پھر فدیہ دینا ہوگا۔
اگر بلا ضرورت پچھنے لگوانا کیلئے بال مونڈوانے پڑے تو اس پر دم لازم آئے گا امام اعظم کے نزدیک امام محمد امام ابو یوسف کے نزدیک صدقہ لازم ہوگا۔

ہے۔
اگر علاج کیلئے ایسی چیز لگائی جس میں خوشبو ہو
اس میں جائز ہے فدیہ لازم ہوگا۔
محرم کیلئے ایسا سرمہ لگانے میں علماء کا اتفاق ہے
جس میں خوشبو نہ ہوں۔
البتہ زینت کیلئے سرمہ لگانا مکروہ ہے امام شافعی
کے نزدیک
امام امام احمد کے نزدیک جائز ہی نہیں۔
امام اعظم کے نزدیک جائز ہے اور اگر خوشبو
کم ہے تو صدقہ دے گا اور خوشبو زیادہ ہو تو
پھر دم لازم آئے گا۔ یہ بلا ضرورت ہے
اور اگر بیماری کی وجہ سے خوشبو والا سرمہ لگایا
تو اس پر 3 روزوں صدقہ یا قربانی میں سے ایک
چیز واجب ہوگی۔

باب جواز غسل المحرم...

محرم غسل کرنا سر دھونا سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے جبکہ
بال نہ ٹوٹے۔ جب اختلاف ہو تو نص کی طرف رجوع
کرے اور جب صریح نص مل جائے تو قیاس اجماع
کو رد کرے اور غسل کے دوران سلام کرنا جائز ہے۔

Scanned with CamScanner

اگر محرم جنبی ہو تو غسل کرنا واجب ہے اور ٹھنڈک کیلئے غسل کرے تو جائز ہے۔

اگر محرم نے سر کو خوشبو دار جڑی بوٹی سے دھویا امام یوسف + امام محمد کے نزدیک صدقہ ہے اور خطمی خوشبو نہیں ہے اور یہ ایک جڑی بوٹی ہے۔ اس لیے صدقہ لازم ہے۔

امام اعظم کے نزدیک خطمی ایک جڑی بوٹی ہے اور خوشبو تو ہوتی ہے اگرچہ ناپسند ہوتی ہے۔ اس سے جوئیں مر جاتی ہے۔ تو اس سے اسکو فائدے حاصل ہوتے ہیں اور اسکو سکون ملتا ہے تو دم واجب ہوگا۔

امام شافعی کے نزدیک خوشبو والے صابن اور بیری کے پتوں سے غسل کرنا جائز ہے

امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک یہ حرام ہے فدیہ کا موجب ہے۔

Scanned with CamScanner

اس حدیث کی بنیاد پہ **امام شافعی اور امام احمد** فرماتے ہیں کہ محرم کی وفات کے بعد بھی اسکا احرام باقی رہتا ہے اور اسکی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔

امام اعظم + امام مالک:- محرم کی وفات کے بعد احرام قائم نہیں رہتا اور اسکی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی

نیز ان احادیث میں امام شافعی + امام احمد کے موافقین کی تائید ہے کہ جب محرم فوت ہو جائے تو اسکو خوشبو لگانا، سر ڈھانپنا اور اسکے کپڑے پہنانا ناجائز ہے

جبکہ امام اعظم + امام مالک اسکے ساتھ زندہ لوگوں کا سا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ حکم اس شخص کے لیے تھا اور اب یہ صرف ایک معین شخص کا واقعہ ہے اس لیے دوسرے محرم میں فوت ہوئے والے پر یہ حکم نہیں لگایا جائے گا۔

زندہ محرم کا سر ڈھانپنا بالاتفاق ممنوع ہے

امام اعظم + امام مالک چہرہ ڈھانپنا بھی منع ہے۔

امام شافعی + امام احمد : زندہ محرم چہرہ ڈھانپ سکتا ہے البتہ عورت کیلئے احرام میں چہرہ کھولنا واجب ہے۔ اسی طرح موت کے بعد محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ حرام نہیں

باب جواز اشتراط المحرم...

امام شافعی اور احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا یہ شرط لگا سکتا ہے کہ حج یا عمرہ کیلئے جاتے ہوئے جہاں بیمار پڑ گیا وہاں احرام کھول دے گا۔

یہ اسی احادیث سے استدلال کرتے ہیں جبکہ **امام اعظم + امام مالک** یہ شرط درست نہیں فرماتے ہیں کہ یہ اجازت صرف ضباعہ کے ساتھ ہی خاص تھی۔

باب احرام النفساء واستحباب...

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حیض و نفاس والی کیلئے احرام باندھنا صحیح ہے اور غسل کرنا بھی مستحب ہے اس پر آئمہ اربعہ بالاتفاق جائز ہے اور غیر مقلدین اس غسل کو واجب قرار دیتے ہیں۔

حیض و نفاس والی عورت حج و عمرے کے تمام افعال کرے گی

البتہ طواف اور طواف کی دو رکعتیں بھی نہیں پڑے گی۔

باب بیان وجوہ الاحرام...

حج افراد کا معنی صرف حج کرنا

تمتع: عمرہ کر کے احرام کھول دینا اور عمرے کے بعد حج کا احرام باندھ لینا۔

قران: حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھنا اور عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام پر قائم رہنا اور حج کے بعد احرام کھول دینا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ السلام کے حج میں ائمہ کا اختلاف:

امام اعظم اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں آقا علیہ السلام نے حج قران کیا تھا

امام شافعی اور مالک: آقا علیہ الصلوٰۃ السلام نے حج افراد کیا تھا۔

بعض فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ السلام نے تمتع کیا۔

قران، تمتع، افراد میں مذاہب ائمہ

امام نووی فرماتے

یہ کہ آئمہ کا اتفاق ہے کہ تینوں جائز ہے اور
فضیلت میں اختلاف ہے۔
امام اعظم:- قران افضل ہے
امام احمد حنبل:- تمتع افضل ہے
امام شافعی + امام مالک:- افراد افضل ہے
دلیل:-
⇐ امام اعظم فرماتے ہیں کہ قران یہ ہے کہ
حج و عمرے کا احرام اکٹھا باندھا جائے
⇐ یا عمرے کے احرام کے بعد اعمال کی ادائیگی سے پہلے
حج کا احرام باندھے۔
⇐ تمتع یہ ہے کہ ایک سفر میں اپنے گھر میں قیام کیے
بغیر دو عبادتیں ادا کرے۔ پہلے عمرے کا احرام باندھے اسے کھول دے پھر حج کا احرام باندھے
⇐ اور افراد یہ ہے کہ حج کرے پھر اس سے فارغ
ہونے کے بعد عمرہ کرے یا الگ الگ سفر میں
عبادت ادا کرے۔
⇐ امام اعظم کے نزدیک قران میں دو طواف ہیں اور
حج و عمرے کے الگ الگ ہے۔ اسی وجہ سے قران
افضل ہے۔

باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نابینا کی امامت میں مذاہب اربعہ

نابینا کے نماز پڑھانے

میں تین قول ہیں۔

نابینا کی امامت بینا سے افضل ہے کیونکہ وہ لہو و لعب اور دوسری ناجائز چیزوں کو نہ دیکھنے کی وجہ سے اسکا خشوع خضوع زیادہ ہوتا ہے۔

بینا کی امامت نابینا سے افضل ہے کیونکہ وہ نجاستوں سے زیادہ بچ سکتا ہے نابینا سے۔

دونوں مساوی ہیں۔

علماء احناف کی رائے

1- علماء علاؤ الدین لکھتے ہیں نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔

2- علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں کہ نابینا قبلہ کی سمت کو نہیں دیکھ سکتا اور نجاست سے خود کو بچا بھی نہیں سکتا اس وجہ سے یہ مکروہ ہے۔

اگر اس سے افضل شخص نہ ملے تو نابینا کی امامت میں کراہت نہیں۔

صفا و مروہ کی سعی میں مذاہب آئمہ

صفا و مروہ کی سعی

میں صفا سے ابتداء کرنی چاہیے امام اعظم + امام مالک
میں صفا سے ابتداء کرنی چاہیے
کا یہی قول ہے۔

دلیل:۔ احادیث مبارکہ
"جس سے اللہ نے ابتداء کی وہیں سے
ابتداء کرو۔"

حج میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم:۔

آقا علیہ الصلوۃ السلام نے
مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان
اور دو اقامتوں میں جمع کر کے پڑھا۔
عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر کے
پڑھا
مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع میں
جمع کر کے پڑھنے میں تمام آئمہ کا اتفاق ہے۔

امام اعظم:۔ یہ حج کی خصوصیت ہے۔
امام شافعی:۔ اس کا سبب سفر شرعی ہے۔
کیونکہ یہ امام اعظم کے نمازوں کو جمع کرنے کا سبب
حج قرار دیتے ہیں اسلیے ان کے نزدیک مکہ میں
رہنے والے دو نمازوں کو جمع کرے پڑھے گے۔
امام شافعی کے نزدیک جن لوگوں نے مسافت قصر
نہ کیا اور مکہ میں رہنے والے ان کو جمع نہیں کرے
گے

باب جواز تعلیق الاحرام...

ان ابواب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام کو معلق کرنا جائز ہے بشرطیکہ تعلیق سے کوئی مانع نہ ہو۔

حضرت علی حضرت ابو موسی دونوں نے اپنے اپنے احرام آقا علیہ الصلوۃ السلام کے احرام باندھنے کی مثل کی نیت کی۔

آقا علیہ الصلوۃ السلام نے حضرت علی کو اس احرام پر قائم رہنے کا حکم دیا

اور حضرت ابو موسی کو حکم دیا کہ وہ اپنے حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھے اس وجہ سے کہ حضرت علی کے پاس ھدی تھی اور ان کے پاس نہیں تھی۔

قران کرنے والے کیلئے افضل یہ ہے کہ اس نے اپنی ہدی روانہ کر دی ہو۔ جبکہ تمتع میں ایسا نہیں۔

اسی وجہ سے آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت علی کو قران کا حکم دیا

اور ابو موسی کو تمتع کا حکم دیا۔

باب جواز التمتع...

حج کے احرام کو منسوخ (فسخ) کر کے عمرہ کرنا صحابہ کے ساتھ خاص تھا آئمہ ثلاثہ کا اتفاق ہے۔ جبکہ امام احمد بن حنبل کا اختلاف ہے۔

نیز ان احادیث میں تمتع بالنساء کا بھی ذکر ہے۔
غزوہ خیبر سے پہلے نکاح متعہ مباح تھا، غزوہ خیبر میں حرام تھا فتح مکہ کے موقع پر تین دن کیلئے اجازت دی گئی اس کے بعد ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ متعہ کیا امیر معاویہ اس وقت مکہ کے مکانوں میں حالت کفر میں تھے۔

اس میں ایک قول یہ ہے اس سے مراد عمرہ القضاء نہیں لائے تھے جو 7 ہجری میں کیا گیا اس وقت معاویہ اسلام نہیں لائے تھے یہ 8 ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے۔
ایک روایت ہے عمرہ القضاء کے بعد 7 ہجری میں اسلام لائے۔
عمرۃ القضاء کے بعد جس قدر آپ علیہ الصلوۃ السلام نے عمرے کیے اس وقت حضرت معاویہ مسلمان تھے اور آپ علیہ الصلوۃ السلام کے ساتھ تھے۔

باب بیان وجوہ الاحرام...

آقا علیہ الصلوۃ السلام کے حج کے بارے میں اختلاف

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حج کیا وہ حج الوداع کہتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج قران کیا تھا اور حج و عمرے کا ایک احرام باندھا تھا اور نیت دونوں کی تھی۔

1. اور تلبیہ کہتے ہوئے جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک بالحج فرمایا تو بعض صحابہ اکرم رضی اللہ عنہم نے سمجھا تو انھیں لگا کہ حج افراد کیا یہی روایت کر دیا۔
2. جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک بالعمرہ کہا تو صحابہ اکرم نے سمجھا آپ نے یہی روایت کر دیا کہ تمتع کیا ہے
3. جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک بحجۃ بالعمرہ فرمایا تو صحابہ اکرم نے سمجھا آقا علیہ الصلوۃ السلام نے حج قران کیا ہے۔

حج قران میں طواف میں آئمہ کا اختلاف۔

حدیث میں ہے کہ حج و عمرے کا ایک احرام باندھا تھا انھوں نے ایک طواف کیا اس وجہ سے

آئمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک طواف کیا جائے گا۔

امام اعظم فرماتے ہیں حج و عمرہ دونوں الگ الگ

عبادتیں ہے اس وجہ سے طواف بھی الگ الگ ہوگا

آئمہ ثلاثہ **دلیل:-**

حج قران مرف حج کے افعال پر اقتصار کیا جاتا ہے اور عمرہ اسی کے تحت ہوتا ہے اسی وجہ ایک طواف ہوگا۔

ھدی روانہ کرنے والے تمتع کے حلال ہونے میں مذاہب آئمہ

امام اعظم + امام احمد حنبل:- تمتع کرنے والے کے پاس ہدی ہو تو وہ عمرے سے اس وقت تک حلال نہ ہوگا جب تک قربانی کے دن اس کی ھدی کو ذبح نہ کیا جائے۔

امام مالک + امام شافعی:-

تمتع کرنے والا طواف اور سعی سے فارغ ہوگیا اور سر منڈوا لیا تو اس کیلئے ہر چیز حلال ہوگئی ھدی بھیجی ہو یا نہ۔

طواف کیلئے طہارت کی شرط میں مذاہب اربعہ

اس میں اتفاق حیض والی عورت طواف نہیں کر سکتی۔

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک:-

طواف کیلئے طہارت شرط ہے

امام اعظم فرماتے ہیں:-

طہارت شرط نہیں ... واجب ...

ہو کر ہی مسجد میں داخل ہوگی۔

دلیل:۔

آپ فرماتے ہیں اس آیت میں حکم مطلق ہے اور مطلق کو اطلاق پر رکھا جائے گا اور مسجد میں داخل ہونے سے اللہ تعالیٰ نے پاک ہونے اور غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

مکہ میں عمرہ کرنے والے کے میقات میں مذاہب:۔

جو مکہ میں ہو اور عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو میقات خارج احرام قریب ترین جگہ ہے تو اس کیلئے حرم میں احرام باندھ کر حرم کی جگہ چلا گیا تو کافی ہوگا اور دم نہیں ہوگا۔

جمہور:۔ اگر پھر بھی منذ والیا حرم احرام باندھا اور طواف وسعی کر لی قربانی لازم ہے کیونکہ ان کے نزدیک عمرہ کرنے والے کیلئے خارج حرم کی جگہ پر جانا ضروری ہے

حج کے احرام کو عمرے سے تبدیل کرنے میں:۔

امام احمد بن حنبل کے نزدیک اب بھی اس کی اجازت ہے

آئمہ ثلاثہ:۔ اب اجازت نہیں چاہے عذر ہو یا نہ ہو۔

باقی امام کے نزدیک اب اس کی اجازت نہیں

باب وجوب الدم

ان ابواب کی حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ آقا **علیہ الصلوۃ والسلام** نے حج اور عمرے کو ملا کر تمتع کیا

پہلے بیان ہوا

1 جواب :- تمتع کا فقہی اور اصطلاحی معنی مراد نہیں ہے لغوی مراد ہے

2 تمتع اور قران کی فقہی اصطلاحات پہلے نہیں تھیں بعد میں وضع کی گئی ہے صحابہ کرام **رضی اللہ عنہ** تمتع کا ایک دوسرے پر اطلاق کر دیتے تھے۔

ھدی کی جگہ روزے رکھنے میں

مذاہب آئمہ

امام شافعی :- تین روزے یوم نحر سے پہلے رکھنے واجب ہے اور عرفہ کا بھی روزہ ان میں شمار کیا جاتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ یہ روزے عرفہ سے پہلے رکھے جائے۔ یہ بھی افضل ہے

کہ عمرہ سے فارغ ہو کر حج کا احرام باندھ کر رکھ جائے

امام مالک کا بھی یہی موقف ہے

عمرے کی فراغت سے پہلے روزے جائز نہیں ↑ امام مالک شافعی

امام اعظم کے نزدیک یہ جائز ہے۔

⇐ سات روزے جو واپس جانے کے بعد رکھے جاتے

⇐ ہیں سب کے نزدیک واجب ہے۔

⇐ لیکن تفسیر میں اختلاف ہے۔

سات روزوں میں اختلاف

* امام شافعی: جب حج کرکے واپس لوٹ آئے۔ اپنے گھر پھر روزے رکھے گا۔ امام مالک کا بھی یہی موقف

* جب حج سے فارغ ہو کر منیٰ سے مکہ لوٹ آئے۔

امام اعظم کا بھی یہی قول ہے ↑

⇐ اگر اس نے نہ تین روزے رکھے نہ سات پھر گھر لوٹ کر دس رکھے گا۔

⇐ بعض نے کہا کہ ان تین اور سات میں وقفہ واجب نہیں

⇐ بعض نے کہا چار دن کا وقفہ کرے گا تین رکھ کر پھر سات رکھے گا یہی صحیح قول ہے۔

بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا۔

نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ میں سعی کی اور اللہ اور رسول کی سُنّت پیروی کرنے کرنے کے زیادہ لائق ہے بہ نسبت اس ابن فلاں کے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ بشرطیکہ تم اپنے اسلام کے دعوی میں سچے ہو۔

طوافِ قدوم میں مذاہب تمام فقہاء اسلام کے نزدیک طواف قدوم سنت ہے البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کا انکار کرتے ہیں، اور بعض شافعیہ اس کو واجب قرار دیتے ہیں، طواف قدوم کو طواف الورود بھی کہتے ہیں اسے طواف القادم اور طواف الوارد بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراضات کی وجہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کر کے وبرہ نے کہا کہ ان کو دنیا کی محبت نے غافل کر دیا ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کی ولایت کو قبول کر لیا تھا اس کے برخلاف حضرت ابن عمر نے کسی منصب اور عہدہ کو قبول نہیں کیا تھا۔

بَابُ ۳۶۸ بَيَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَّا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَاَنَّ الْمُحْرِمَ

عمرہ کرنے والا سعی سے اور حج کرنے والا طواف قدوم سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا

انطلقت الی البیت فنمت فاتانی آت فی منامی فقال عمرة متقبلة وحج مبرور قال فاتیت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فاخبرته بالذی رایت فقال الله اکبر الله اکبر الله اکبر سنة ابی القاسم صلی الله علیه وسلم ۔

آگے انھیں اپنا خواب سنایا انھوں نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے

کفّار کے مہینوں کو مؤخر کرنے کی وجہ

حدیث نمبر ۲۹۰۵ میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین حج کے
میں عمرہ کرنے کو زمین پر سب سے بڑا گناہ خیال کرتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بری رسم کو مٹایا اور حج کے مہینوں میں اپنے اصحاب سے عمرہ کرایا، مشرکین جاہلیت محرم کو صفر قرار دیتے تھے، اور محرم کو مؤخر کر دیتے تھے اور اس ماہ کو اپنے لیے حلال کر لیتے تھے، اور اس سے ان کی

غرض یہ تھی کہ مسلسل تین حرمت والے مہینوں کی وجہ سے ان کی لوٹ مار اور قتل و غارت کے تسلسل میں فرق پڑتا تھا
اس لیے وہ محرم کے مہینہ کو مؤخر کر دیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو گمراہی قرار دیا اور فرمایا انما النسی
زیادۃ فی الکفر "مہینوں کو مؤخر کرنا کفر میں زیادتی ہے۔"

باب ۳۷ اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَ تَقْلِيْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلادہ ڈالنا

۲۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ میں
نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کو

باب اشعار البدن وتقلیدہ ...

اونٹ کی کوہان کے دائیں جانب کو چھری یا اور
کسی آلے سے کاٹنا
امام شافعی کے نزدیک مستحب
ہے۔

امام اعظم کے نزدیک اشعار بدعت ہے۔
امام محمد + امام یوسف مستحسن ہے اگر ترک کر دیا
تو کوئی حرج نہیں

اشعار کا طریقہ: کسی نشتر یا دار دار چیز سے اونٹ کے دونوں
جانبوں سے ایک جانب کو کاٹا جائے اور اس سے خون بہایا جائے اشعار ہے۔

امام اعظم کا اشعار کو مکروہ کہنے کی وجہ:
امام اعظم نے اشعار کو مکروہ جانا ہے۔
اپنے زمانے کے لوگوں میں جو اشعار کرتے تھے اُن
کو مکروہ کہا کیونکہ وہ بہت گہرائی سے نشتر کو گھونپ
دیتے تھے جس کی وجہ سے اونٹ کی ہلاکت کا خطرہ
رہتا تھا۔

باب ...

ابن عباس کا قول ہے کہ حج کرنے والا طواف قدوم
کے بعد حلال ہو جاتا ہے ابن عباس کا قول منفرد
ہے۔

صحابہ تابعین اور فقہاء آئمہ کا نظریہ ہے کہ حج کرنے
والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ عرفات میں قیام کرے
مزدلفہ میں رات گزارے جمرہ عقبی کی رمی کرے سر
منڈوائے اور طواف زیارت کرے۔

دلیل:-

آیت مبارکہ

"ثم محلھا الی البیت العتیق"

اس آیت میں معنی ہے کہ ھدی صرف حرم میں ذبح کی جاتی ہے اگر محل کا مطلب حلال ہوجانا ہوتا تو محض ھدی حرم پہنچنے سے حلال ہوجانا چاہیے۔

باب جواز تقصیر المعتمر...

حج اور عمرہ کرنے والا حرم میں جس جگہ بھی بال کٹوائے جائز ہے۔ لیکن عمرہ کرنے والے کیلئے مروہ کے پاس اور حج کرنے والے کیلئے منی کے پاس سر منڈوانا افضل ہے۔

باب بیان عدد عمر النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آقا علیہ السلام نے چار عمرے کیے

1 عمرہ 6 ہجری میں حدیبیہ کے سال ذوالقعد میں کیا جس میں آقا علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو روک دیا گیا۔

2 عمرہ 7 ہجری میں ذوالقعد میں کیا جس کو عمرۃ القضاء بھی کہا جاتا ہے۔

3 عمرہ 8 ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر کیا۔

4 عمرہ حجۃ الوداع کے سال کیا جس کا احرام ذوالقعد میں باندھا اس کے افعال ذوالحجہ میں ادا کیے۔

باب استحباب دخول مکۃ ...

مکہ میں آنے جانے کیلئے آقا علیہ السلام کا راستوں کو تبدیل کرنا نیک شگون کیلئے تھا تاکہ راستے تغیر حالات کے خوشگوار تغیر پر دلالت کرے نیز دونوں راستے آپکی عبادت کی گواہی دے اور دونو لوگوں کو اپنی برکات سے نوازے۔

Scanned with CamScanner

۲۹۳۱ - وَحَدَّثَنَا ... أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ
الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ
هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا
وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ

... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... داخل ہوئے جو کہ مکہ کا بالائی حصہ ہے، ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد ان دونوں جانبوں سے داخل ہوتے رہتے اور اکثر کداء کی جانب سے داخل ہوتے تھے۔

مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے کی حکمت

مکہ میں آنے اور جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستوں کو تبدیل کرنا ایک شگون کے لیے تھا۔ تاکہ راستہ کا تغیر حالات کے خوشگوار تغیر پر دلالت کرے، اور تاکہ دونوں راستے عبادت کی گواہی دیں، اور دونوں طرف کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی برکات سے نوازیں جیسا کہ عید م... کیا جاتا تھا۔

باب ۳۱ اِسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طوی رات گذارنے کا استحباب

... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ...